www.emarsiya.com

مرثیہ درحالِ اہلِ حرم (بند/۱۵)

شاعر اُمّی سید صادق علی نقوی ''چھنگا صاحب''، حسینؔ جائسی

(۱)

آئے جب دشتِ مصیبت سے حرم کوفے میں
سر برہنہ تھے اسیرانِ ستم کوفے میں
شرم سے اٹھ نہیں سکتے تھے قدم کوفے میں
دل جلاتے تھے بہت آتشِ غم کوفے میں
بھیڑ اعدا کی جو تھی ، سر کو جھکائے ہوئے تھیں
بی بیاں بالوں سے منہ اپنا چھپائے ہوئے تھیں

(۲)

اِس طرح لکھتا ہے اک راویِ مجروح جگر
واردِ کوفہ ہوئے تھے جو وہ قیدی ، مضطر
آگے آگے تو سنانوں پہ علم تھے کئے سر
گرد بیمارؑ کے تھے تیغ بکف بانیٔ شر
مجمعِ عام تھا بازار میں شرماتے تھے
ظلم کرتے ہوئے جلّاد لئے جاتے تھے

(۳)

گہہ تھی تیروں پہ کبھی عابدِ مضطرؑ پہ نظر
دیکھتا جاتا تھا گھبرا کے اِدھر اور اُدھر
فکر سے زرد وہ چہرہ تھا عرق میں ہے جو تر
دل سے کہتا ہوا یہ آتا تھا وہ رشکِ قمر
رنگ ہیں زرد اور اس پر غم و آفات ہیں یہ
نور چہروں کے یہ کہتے تھے کہ سادات ہیں یہ

(۴)

پوچھ سکتا تھا نہ کچھ عابدؑ مضطر سے مگر
پاس جا سکتا نہ تھا گھیرے ہوئے تھا لشکر
دور سے ساتھ چلا آتا تھا با دیدۂ تر
فکر ایسی تھی کہ قابو میں نہ دل تھا نہ جگر
ہر قدم راہ میں سر گرمِ فغاں ہوتا تھا
دل کی اُلجھن کا پتہ رُخ سے عیاں ہوتا تھا

(۵)

الغرض آ گیا نزدیک جو با حالتِ زار
اُسکے چہرے پہ نظر کرتے تھے عابدؑ ہر بار
دل سے فرماتے تھے رو رو کے بچشمِ خونبار
یہ بھی شاید ہے کوئی عاشقِ شاہِ ابرارؑ
دشمنِ آلِ نبیؐ اس کو نہیں پاتا ہوں
سب تو ہیں شاد مگر اِس کو حزیں پاتا ہوں

(۶)

الغرض عابدِ مضطرؑ نے یہ اس سے پوچھا
مضطرب دیکھ کے ہم سب کو ہے کیوں دل تیرا
کس کو تو ڈھونڈھتا ہے دھیان ہے آخر کس کا
دل کو تڑپاتا ہے اترا ہوا تیرا چہرا
جو ترے دل کا ہے عالم وہ بتا دے مجھکو
کس محلّے میں تو رہتا ہے بتا دے مجھکو

(۷)

یہ بتا اصل ترے رہنے کا ہے کون دیار
کس قبیلے سے ہے تو ، تو یہ ذرا کر اظہار
نام کیا تیرے بزرگوں کا ہے اے نیک شعار
اتنا بیتاب ہے کیوں، کس کا ہے شوقِ دیدار
غور سے دیکھتا ہے تو ، نہیں کیا جانتا ہے
جن کے جن کے ہیں یہ سر کیا انہیں پہچانتا ہے

(۸)

عرض کی اس نے کہ اے قیدیِ ظلمِ اعدا
دل کی حالت ہے عجب آپ سے بتلائیں کیا
باپ پردیس میں میرے ہیں کرے خیر خدا
یاں سے نزدیک ہے ، کہتے ہیں جسے کرب و بلا
انبیاؑ نے بھی وہیں رنج و الم پائے ہیں
واں مدینے سے حسینؑ ابن علیؑ آئے ہیں

www.emarsiya.com

(۹)

پھنس گئے نرغۂ اعدا میں شہؑ جن و بشر
سنتا ہوں باندھی ہے مرنے پہ شہِ دیںؑ نے کمر
بچپنے کے ہیں رفیقوں میں ، نہ جانے کیونکر
نصرتِ شہؑ کو کمر باندھ کے پہنچے ہیں پدر
خود مَلک جانتے ہیں طیّب و طاہر اس کو
لوگ کہتے ہیں حبیب ابنِ مظاہرؑ اس کو

(۱۰)

آپ بھی کیجئے یہ حق سے دعا بہرِ خدا
فتح ہو شاہؑ کی، انجام ہو بہتر سب کا
یہ سنا ہے کہ کئی لاکھ ہے فوجِ اعدا
کم ہے افسوس بہت لشکرِ شاہِ والاؑ
اشک سے چشم ہر اک نم ہے خدا خیر کرے
پنجتنؑ میں یہی اک دم ہے خدا خیر کرے

(۱۱)

روکے کہنے لگے تب عابدؑ مجروح جگر
ظلم جو جو ہوئے ان کی نہیں کچھ تجھ کو خبر
تشنہ لب قتل ہوئے رن میں شہؑ جن و بشر
جو کہ نیزہ پہ علم ہے وہ ہے شبیرؑ کا سر
کی دغا فوجِ ستمگار نے معصومؑ کے ساتھ
سر برہنہ یہ حرم ہیں سرِ مظلومؑ کے ساتھ

(۱۲)

سورۂ کہف کی کرتا ہے تلاوت جو سر
غور سے دیکھ! یہ ہے فرقِ شہِؑ جن و بشر
یہ جو بچّے کا ہے سر نام ہے اس کا اصغرؑ
اور پہلو میں جو سر ہے یہ ہے فرقِ اکبرؑ
آگے آگے ہیں یہ سر، فاطمہؑ کے پیاروں کے
پیچھے سر نیزوں پہ ہیں، شاہؑ کے غم خواروں کے

(۱۳)

یہ حبیب ابنِ مظاہرؑ کا ہے سر اے غم گیں
فرقِ اطہر پہ لگی دشت میں جب تیغِ لعیں
اپنے رومال سے شبیرؑ نے باندھی وہ جبیں
آ گیا غش تو گرے گھوڑے سے بالائے زمیں
عالمِ یاس میں جنّت کے مسافر وہ ہوئے
شاہؑ لاشے پہ نہ پہنچے تھے کہ آخر وہ ہوئے

(۱۴)

سب یہ صدمے تھے دلِ سبطِ پیمبرؐ کے لئے
آپ رویا کئے ہر مونس و یاور کے لئے
کبھی اکبرؑ کے لئے گہ علی اصغرؑ کے لئے
کبھی ماتم کیا عباسِ دلاورؑ کے لئے
کیا کہوں تجھ سے مرقّع یہ غم و یاس کا ہے
گردنِ اسپ میں سر دیکھ لے عباسؑ کا ہے

(بقیہ صفحہ نمبر ۵۵--------پر)

التماس ترحیم

مومنین کرام سے گزارش ہے کہ ایک بار سورۂ حمد اور تین بار سورۂ توحید کی تلاوت فرما کر جملہ مومنین مرحومین خصوصاً مرزا محمد اکبر ابن مرزا محمد شفیع و حسن جہاں بنت باقر علی خاں کے ارواح کو ایصال فرمائیں۔

محمد عالم

نکّر پرنٹنگ اینڈ بائنڈنگ سینٹر حسین آباد، لکھنؤ

Mohd. Alim

Proprietor

Nukkar Printing & Binding Centre

26-Shareef Manzil, J. M. Road,
Husainabad, Lucknow-3
0522-2253371, 09839713371
e-mail: nukkar.printers@gmail.com